شب برأت کا پیغام

امت مسلمہ کے نام

از

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب پالنپوری (کاکوسی)

باہتمام

حضرت مولانا علی حسن صاحب مظاہری

ناشر

شعبۂ نشر واشاعت

دار العلوم امدادیہ

گڑھی یمنا نگر ہریانہ

شب برأت کا پیغام

امت مسلمہ کے نام

از

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب پالنپوری (کاکوسی)

باہتمام

حضرت مولانا علی حسن صاحب مظاہری

ناشر

شعبۂ نشر واشاعت دارالعلوم امدادیہ گڑھی یمنانگر

DAR-UL-ULOOM IMDADIA

GARHI YAMUNA NAGAR HARYANA (MOB.) 09416024060

فہرست مضامین

صفحات		مضامین

عرض حال ....

امت محمدیہ کا مقام ....

ربانی لہریں ....

نزول قرآن کا مقصد ....

شعبان کی وجہ تسمیہ ....

فرشتوں کے ذریعہ امت کو بشارتیں ....

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمومی بخشش ....

اس رات کی بڑی خصوصیت ....

اس رات میں تین زبردست اعلان ....

تمہاری روزی آسمانوں میں ہے ....

پریشانیوں کے اسباب ....

سال بھر کے اعمال کے جائزہ کی رات ....

بڑا نازک مرحلہ ہے ....

دنیوی زندگی چندروزہ چمک دمک ہے ....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر کر کے دکھایا ....

اہم امور کے فیصلے کی رات ....

موت وحیات کے فیصلے کی رات ....

رزق کی تقسیم کی رات ....

سال بھر کے بجٹ کی منظوری کی رات ....

درخواست کی پیشی کا وقت ....

وقت اب بھی باقی ہے ....

یہ رات غفلت وخرافات کی نہیں ہے ....

شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ....

شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ....

شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور گڑ گڑانا ....

بخشش کی رات میں بھی محرومی ....

اس رات میں بدقسمت ومحروم ....

عرض حال

مختصر رسالہ ”شب برأت کا پیغام امت مسلمہ کے نام“ دراصل ایک بیان کا مضمون ہے جس کی طباعت کا تصور گوشۂ خیال میں بھی نہ تھا...... یہ سب عزیز مکرم جناب مولانا علی حسن مظاہری سلمہ کی فکروں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ موصوف نے اس کو اس قابل سمجھا اور کئی دفعہ اصرار کیا کہ اس طرح کے مخصوص موضوعات پر جو بیانات ہیں وہ شائع کئے جائیں، لہٰذا احقر نے یہ مسودہ صاف کر کے کچھ حذف واضافہ کے ساتھ عمومی فائدہ کے پیش نظر مولانا کے حوالہ کیا۔

مولانا موصوف علم دوست اور متحرک وفعال نوجوان ہیں، احقر ناچیز کے ساتھ دلی محبت اور حسن عقیدت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی محبت کو قبول فرمائے اور ان کے حسن ظن کی لاج رکھ لے، اس سے قبل احقر کی کتاب ”اسلاف کی طالب علمانہ زندگی“ ”محبت رسول“ اور ”عیدالفطر کا پیغام امت مسلمہ کے نام“ طبع کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف محترم کو ظاہری باطنی ترقیات سے نوازے اور اس مختصر کتابچہ کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

کتبہ حفظ الرحمٰن پالنپوری (کاکوسی)

خادم مکاتب قرآنیہ بمبئی

الحمدللّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ -------امابعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo

امت محمدیہ کا مقام

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بہت اونچا مقام ومرتبہ عطا کیا ہے، دنیا میں بے شمار امتیں گذریں مگر جو مقام اس امت کو ملا وہ کسی کو نہیں ملا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو واضح کر دیا۔

کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَتُ لِلنَّاسِ الی آخرہ

تم بہترین امت ہو..............تمہیں چھانٹا گیا ہے

تمہیں نکالا گیا ہے..............تمہارا انتخاب کیا گیا ہے

ایک بڑی ذمہ داری اس امت کے سر رکھی گئی ہے۔

پھر اس امت کو اللہ تعالیٰ نے جو نبی مرحمت فرمایا.............. وہ سارے نبیوں کے سردار سب کے آخر میں آئے اور جنت میں داخلہ سب سے پہلے، اسی طرح آپؐ کی امت سب کے آخر میں آئی اور داخلہ جنت میں سب سے پہلے اللہ کے حبیبؐ نے فرمایا۔

ان الجنۃ لحرمت علی الانبیاء حتی ادخلھا وانھا لمحرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی (الحدیث)

کہ جنت بلاشبہ حرام ہے سارے نبیوں پر جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو

دجاؤں اور بیشک جنت حرام ہے ساری امتوں پر جب تک کہ میری امت جنت میں داخل نہ ہوجائے۔اللہ اکبر!

ربانی لہریں

اس امت کو اللہ کی طرف سے کچھ اوقات اور گھڑیاں دی گئی ہیں، اسی طرح کچھ مقامات دئے گئے ہیں، جن میں عمومی رحمتوں کی......عنایات کی......اور الطاف کی بارش ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے

ان لربکم فی ایام دھر کم نفحات فتعرضوا الھا (الحدیث)

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ ربانی لہریں چلا کرتی ہیں جب وہ لہریں چلا کریں تو اپنے آپ کو پیش کردو۔

نوازش کے لئے کچھ گھڑیاں ہیں، اوقات ہیں

آج کی یہ رات کتنی اہم ہے؟ کیا درجہ ہے؟ اللہ کی طرف سے کیا رحمتوں کے دہانے کھلتے ہیں؟

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حٰمٓ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مبارَکَةٍ اِنَّاکناً منذِرِینَ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ اَمْراً مِنْ عِنْدِنَا، اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْن

قسم ہے اس واضح کتاب کی، جس کو ہم نے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ایک

برکت والی رات میں اتارا ہے۔

یعنی اس رات میں تجویز ہو چکی قرآن کو اتارنے کی، فیصلہ ہمارا ہو چکا کہ اب کے جو شب قدر آئیگی اس میں ہم قرآن اتارینگے۔

تو اس رات میں فیصلہ خداوندی ہو، تجویز ہوئی اور قرآن کا حقیقی نزول شب قدر میں ہوا۔

نزول قرآن کا مقصد

اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ

ہم اپنے بندوں کو آگاہ اور باخبر کرنے والے تھے، نزول قرآن کا مقصد بیان کر رہے ہیں، کہ ہم اپنے بندوں پر بڑے مہربان ہیں، محبت کرتے ہیں تو ہم نے ہماری اس مہربانی اور محبت کی وجہ سے ہمارے بندوں کو ان کی نقصان دہ چیزوں سے اور مضرتوں سے بچانے کے لئے اور ہمارے بندے خیر و شر کو سمجھ لیں، مطلع ہو جائیں۔ اس لئے ہم نے قرآن اتارا۔

فیھا یفرق کل امر حکیم

ہر حکمت والا کام اس رات میں ہماری پیشی سے حکم صادر ہو کر طے کیا جاتا ہے اس آیت کے بارے میں مفسرین کا ختلاف ہے۔

حضرت عکرمہ اور مفسرین کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ "لیلۃ مبارکۃ" سے مراد شب برأت ہے۔

اس تفسیر کے مطابق شعبان کی پندرھویں رات یعنی آج کی رات بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

شعبان کی وجہ تسمیہ

شعبان کے معنی ہے تفرق اور پھیل جانا۔

شعب تشعب سے مشتق ہے جس کے معنی ہے پھیل جانا۔

اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں، عمومی بخشش کی ہوائیں چلتی ہیں اس لئے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر نیکیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

(۱) عید الاضحیٰ کی رات (۲) عید الفطر کی رات (۳) شعبان کی درمیانی رات یعنی یہ رات (۴) اور عرفہ کی رات (غنیۃ الطالبین)

فرشتوں کی عید

یہ رات آسمانوں میں فرشتوں کی عید کی رات ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ جس طرح زمین پر مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں، اسی طرح آسمان پر فرشتوں کی بھی دو عیدیں ہوتی ہیں۔

مسلمانوں کی دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہوتی ہیں کہ اور فرشتوں کی عیدیں شب برأت اور شب قدر میں ہوتی ہیں۔

فرشتوں کی عیدیں رات میں اس لئے ہوتی ہیں کہ وہ سوتے نہیں اور مسلمانوں چونکہ سوتے ہیں اس لئے ان کی عیدیں دن میں ہوتی ہیں۔

فرشتوں کے ذریعہ امت کو بشارتیں

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے ایک روایت بھی نقل فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی درمیانی رات میں جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور کہا:

اے محمدؐ! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ، میں سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ جنت کے سارے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

پہلے دروازہ پر ایک فرشتہ کھڑا کہہ رہا ہے جو شخص اس رات میں رکوع کرتا ہے اسے خوشخبری ہو۔

دوسرے دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے، جو شخص اس رات میں سجدہ کرتا ے اسے خوشخبری ہو۔

تیسرے دروازے پر کھڑا ایک فرشتہ کہہ رہا ہے جس نے اس رات میں دعا کی اسے خوشخبری ہو۔

چوتھے دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے جو اس رات میں خوف خدا سے رویا اسے خوشخبری ہو۔

پانچویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے جس نے اس رات میں ذکر کیا اسے خوشخبری ہو۔

چھٹے دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے اس رات میں تمام مسلمانوں کو خوشخبری ہو۔

ساتویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے اگر کوئی سوال کرنا ہے تو کرے، اس کا سوال پورا کیا جائے گا۔

آٹھویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا ہے کہ کوئی ہے بخشش کی درخواست کرے، اس کی درخواست قبول کی جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبریل سے پوچھا

یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟

جبریل امین نے کہا شروع رات سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے۔

پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ اس رات میں دوزخ کی آگ سے اتنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

اللہ کی طرف سے عمومی بخشش

ایک حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اتانی جبریل علیه السلام فقال هذه لیلة انصف من شعبان واللّٰه فیها عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب (بیہقی)

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج کی رات پندرھویں

شعبان کی رات ہے آج کی رات میں اللہ تعالیٰ قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر دوزخ سے بندوں کو آزاد کرتا ہے۔

عرب میں ہر قبیلہ اپنے یہاں بکریاں رکھتا تھا، لیکن ان تمام میں قبیلۂ کلب کی بکریوں کی کثرت میں بہت مشہور تھا، اس کے یہاں بے حساب بکریاں تھیں۔

ان تمام بکریوں کے بدن پر جتنے بال ہیں اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ بندوں کو نجات دیتا ہے۔ کثرت سے بکریاں! پھر بکریوں پر بال کتنے؟

اس کا شمار ہی نہیں ہوسکتا۔

اللہ کی طرف سے ایسی زبردست نوازش ہوئی ہے۔

اس رات کی بڑی خصوصیت

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا یومها. (ابن ماجہ وترغیب ۲/۳۶۰)

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور ان میں روزہ رکھو، پندرہ شعبان کا دن ———— کیونکہ؟

فان الله تبارک وتعالیٰ ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدنیا

فیقول الا من مستغفر فاغفرله

الا من مسترزق فارزقة

الا من مبتلى فا عافيه

الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر

اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دینا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اپنی رحمتوں کو متوجہ فرما کر یہ آواز دیتے ہیں۔

ہے کوئی معافی چاہنے والا؟ جس کو میں معاف کروں

ہے کوئی روزی کا سوال کرنے والا؟ جس کو میں روزی دوں

ہے کوئی مصیبت زدہ، غم کا مارا؟ اس کی مصیبت کو دور کروں

یہ آوازیں مسلسل آسمان دنیا سے لگتی رہتی ہے، غروب کے بعد سے ہی شروع ہو کر صبح صادق تک یہ سلسلہ رہتا ہے، پھر شاہی دربار برخواست ہو جاتا ہے۔

اس طرح کی عمومی نوازش اور داد و دہش کا دربار اگرچہ پورے سال ہر رات میں لگتا ہے مگر وہ تہائی رات کے بعد سے شروع ہوتا ہے.......... یہ اس رات کی خصوصیت ہے کہ غروب کے بعد سے ہی لگ جاتا ہے۔

اس رات میں تین زبردست اعلان

اور کیسے زبردست اعلانات ہوتے ہیں، تین اعلان! جس کا ہر آدمی محتاج ہے جس کی ہر فرد بشر کو ضرورت ہے۔

الامن مستغفر فاغفر له

پہلا اعلان ہے کوئی معافی چاہنے والا جس کو میں معاف کردوں؟

کون ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کہہ سکتا ہے؟

ہر آدمی گناہوں میں مبتلا ہے، معصوم صرف انبیاء علیہم السلام ہیں، وہ کریم آقا! گناہوں کی معافی کے لئے بلا رہا ہے...... کہ

میرے بندو!

آؤ مجھ سے معافی مانگ لو...... میں تمہارے گناہوں کو معاف کردونگا،

الا من مستزرق فارزقة

دوسرا اعلان! ہے کوئی رزق چاہنے والا جس کو میں رزق دوں؟ روزی کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے، دربدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے...... کہ روزی کا مسئلہ حل ہو جائے، روزی کا اچھا انتظام ہو جائے۔

وہ جود و عطا والا آقا! روزی دینے کے لئے بلا رہا ہے...... کہ

میرے بندو!

آؤ، مجھ سے اپنی روزی کا مسئلہ حل کرواؤ۔

جہاں تم رزق تلاش کر رہے ہو وہاں رزق نہیں ہے۔

انسان روزی کہاں تلاش کرتا ہے؟

دنیا میں چیزوں میں

نقشوں میں کارخانوں میں

کھیتی باڑی میں باغات میں

دکانوں میں فیکٹریوں میں

کہ یہ تو سب روزی کے خالی برتن ہیں، ہم ڈالیں گے تو ان میں روزی آئیگی، نہیں ڈالیں گے تو نہیں آئیگی۔

تمہاری روزی آسمانوں میں ہے

تمہاری روزی کا تعلق ان چیزوں سے نہیں،

ففی السماء رزقکم وماتو عدون

تمہاری روزی آسمانوں میں ہے۔

اسی لئے حدیث میں ہے...... کہ آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کی موت پر آسمان کا وہ دروازہ رونے لگتا ہے جس دروازے سے اس کا رزق اترا کرتا تھا۔

اس دروازے کا خالق اور مالک کہہ رہا ہے...... کہ

آؤ، مجھ سے روزی مانگو

کتنی بڑی بدنصیبی اور کتنی بڑی محرومی! کہ وہ تو ہمیں ہمارے نفع کے لئے پکار رہا ہے اور ہم اپنی غفلت اور مستی میں مدہوش ہیں۔

الا من مبتلی فاعافیه

تیسرا اعلان ہے کوئی مصیبت زدہ جس کی مصیبت کو دور کروں؟

دنیا میں ہر آدمی پریشان ہے، ہر ایک اپنے اپنے طور سے مصائب میں الجھا ہوا ہے، اور خود ہی اپنے اعتبار سے اس پریشانی کو دور کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

پریشانیوں کے اسباب

پریشانی، غم، مصیبت کیا ہے؟ کیوں آتی ہے؟

اس کے مختلف اسباب ہیں،

زندگی اگر اللہ کے احکامات اور اوامر پر گذر رہی ہے اور پھر پریشانیاں ہیں، تو یہ اللہ کی طرف سے بلندی درجات کیلئے ہے، ان پریشانیوں پر آدمی اندر سے سکون محسوس کرتا ہے، صرف ظاہری طور پر پریشانیاں اور حالات ہوتے ہیں۔

اور اگر بے دینی کے ساتھ پریشانیاں ہیں، حالات ہیں تو یہ اللہ کی طرف سے پکڑ ہے، عذاب ہے، اس میں اندر سے بےچینی، بےقراری رہتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا

زندگیاں اللہ کی طرف سے تنگ کردی جاتی ہیں، ظاہر میں چاہے کتنی ہی فراوانی ہو، عیش وعشرت کے نقشے ہوں ......لیکن دل اندر سے بےچین اور غم زدہ ہوتا ہے۔

اندر کا سکون، اندر کا چین ....اس کا تعلق ظاہر کے نقشوں کے ساتھ نہیں ہے، اس کا تعلق تو دین کے ساتھ ہے۔

الا بذکر الله تطمئن القلوب

دلوں کا چین وسکون تو اللہ کی یاد کے ساتھ ہے۔

بے دینی کے ساتھ مال واسباب، چیزوں اور نقشوں کی فراوانی تو ہوسکتی ہے مگر سکون قلب کبھی میسر نہیں آسکتا۔

اس لئے میرے دوستو! ہم سب اپنی زندگیوں میں سو فیصد دین کو لانے کی فکر کریں، اللہ کہہ رہے ہیں، ہے کوئی مصیبت زدہ جس کی مصیبت دور کروں۔

حتی تطلع الفجر پوری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آوازیں لگتی رہتی ہے، بڑی برکت والی رات ہے۔

سال بھر کے اعمال کے جائزہ کی رات

شعبان کا مہینہ بڑا مبارک مہینہ ہے۔

حدیث میں ہے، حضورؐ نے فرمایا

شعبان شهری و رمضان شهر الله

شعبان میرا مہینہ ہے، اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

اس مہینہ کی نسبت حضورؐ اپنی طرف کر رہے ہیں......اگر اس کے لئے اور کوئی فضیلت نہ ہوتی تو بھی اس کی عظمت، اس کی بڑائی کے لئے کافی ہے......کہ حضورؐ کہہ رہے ہیں کہ میرا مہینہ ہے۔

اس مہینہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس مہینہ میں تمام بندوں کے سال بھر کے اعمال اللہ کے حضورؐ میں پیش کئے جاتے ہیں، سارے اعمال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

اسی لئے حدیث میں ہے، اسامہ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے نبی سے عرض کیا۔

یا رسول الله لم ادک تصوم من شهر من الشهور ماتصوم فی رمضان (ابوداؤد نسائی)

اے اللہ کے رسولؐ! میں نے سوائے رمضان کے اتنے روزے رکھتے ہوئے آپ کو نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا

ذلک شهر یغفل الناس عنه بین رجب ورمضان وهو شهر ترفع فیه الاعمال الی رب العالمین واجب ان یرفع عملی وانا صائم

(ابوداوٗد،نسائی)

اسامہ!

لوگ اس رجب ورمضان کے درمیان والے مہینہ سے غافل ہیں، حالانکہ اس مہینہ میں بندوں کے اعمال بارگاہ رب العالمین میں پیش ہوتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے دربار میں روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہو۔

بڑا نازک مرحلہ ہے

اعمال کا جائزہ ہوتا ہے نہ جانچ ہوتی ہے، بڑا نازک مرحلہ ہے، اس وقت میں تو یقیناً بندے کو اپنی حالت بہتر سے بہتر بنانا چاہئے کہ رب العالمین کو پسند آجائے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ مدرسہ میں اور اسکولوں و کالج میں ہر طرح کے طلبہ پڑھتے ہیں، بعض بہت ہی شوقین ہوتے ہیں، بعض متوسط اور بعض نہایت ہی بدشوق ہوتے ہیں، انہیں تعلیم سے کوئی شغف نہیں ہوتا، بس یونہی اوقات گذاری کرتے رہتے ہیں............لیکن جب سال قریب الختم ہوتا ہے، امتحان سر پہ آجاتا ہے تو آپ جاکر دیکھیں ہر بچہ محنت میں لگ جاتا ہے، جو پہلے سے محنتی ہیں وہ اپنی محنت کی مقدار کو بڑھا لیتے ہیں، اور جو بدشوق ہوتے ہیں وہ بھی محنت میں لگ جاتے ہیں، اور کتابوں کی ورق گردانی شروع کردیتے ہیں...... یہ انسانی فطرت ہے کہ جب جائزہ کا وقت آتا ہے تو فکر، محنت اور کوشش شروع کردیتا ہے۔

دنیوی زندگی چندروزہ چمک دمک ہے

یہی حال انسان کے اعمال کا ہے، چندروزہ زندگی اللہ تعالیٰ نے دیکر آزمائش کیلئے بھیجا ہے، کوئی ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا، کہیں دنیا کے اس پھیلے ہوئے نقشے سے......اس کی ریل پیل سے......اوراس کی رنگ رلیوں سے دھوکہ نہ ہوجائے۔

قرآن نے واضح انداز میں اس کا مقصد بیان کردیا

انا جعلنا ماعلی الارض زینة لها لنبلوهم ایهم احسن عملاً

زمین کے اس ٹکڑے پر جتنی چہل پہل

جتنی زیب وزینت

اور جتنی چمک دمک ...... دکھائی دے رہی ہے، یہ ہم نے اس لئے بنائی ہے کہ تاکہ انسانوں کو آزمائیں۔

لنبلوهم ایهم احسن علملاً

ان نقشوں میں رہ کرہمیں پہنچانتا ہے یا خواہشات کی رو میں بہہ کر زندگی اجاڑتا ہے۔

اور پھر آزاد نہیں چھوڑا بلکہ ہر سال گذشتہ سال کے اعمال کی جانچ ہوتی ہے اور آئندہ سال کے لئے ہماری زبان میں اس کا بجٹ پاس ہوتا ہے۔

اسی لئے حضور ؐ نے امت کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ اس مہینہ میں نیک اعمال کی کثرت کرو، روزہ رکھو، اللہ کے سامنے توبہ واستغفار کرو، تاکہ گذشتہ کمی کوتاہی کی تلافی بھی ہواور امتحان کی تیاری بھی ہو۔

حضورؐ نے عملی طور پر کر کے دکھایا

بلکہ میرے آقا نے تو عملی طور پر کر کے بھی دکھایا، اس رات میں آپ نے دعائیں بھی کیں، لمبی نماز بھی پڑھی، اوراس ماہ میں کثرت سے روزے بھی رکھے۔

روایات کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جتنی کثرت سے آپ شعبان میں روزے رکھتے تھے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کو یہ خصوصیت حاصل نہ تھی۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں

مارئیت النبی صلی الله علیه وسلم یصوم شهرین متتابعین الاشعبان ورمضان

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے پے در پے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے

اہم امور کے فیصلے کی رات

اس رات میں اللہ تعالیٰ مہات امور کے فیصلے فرماتے ہیں۔

فیها یفرق کل امر حکیم

بڑے بڑے امور اس رات میں طے کئے جاتے ہیں، دینی امور بھی، دنیوی امور بھی۔

شادی بیاہ	موت وحیات
غربت وافلاس	تنگی وفراوانی
راحت وپریشانی	صحت وبیماری

آسمان سے کتنا پانی برسے گا کھیتوں میں کتنا اناج ہوگا

یہ سارے اموراسی رات میں طے پاتے ہیں

سال بھر کے امورلوح محفوظ سے نکال کر فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں،

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

هل تدرين مافي هذه الليلة يعني ليلة النصف من شعبان

عائشہ! جانتی ہو اس رات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کیا ہوتا ہے؟

قالت مافيها يا رسول الله؟

حضرت عائشہ نے کہا، اللہ کے نبیؐ! بتائیے کیا ہوتا ہے۔

فقال فيها ان يكتب كل مولود بني آدم في هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بني آدم في هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

آپؐ نے فرمایا عائشہ!

سال بھر میں جتنے بچے پیدا ہونے والے ہوتے ہیں ان سب کی فہرست فرشتوں کے حوالہ کی جاتی ہے، اور پورے سال میں جتنے انسان مرنے والے ہوتے ہیں ان کی بھی فہرست فرشتوں کے حوالہ کیجاتی ہے۔

موت وحیات کے فیصلے کی رات

موت وحیات کے فیصلے اسی رات میں ہوتے ہیں۔

میرے دوستو! بزرگو!

آدمی دنیا کے جھمیلوں میں اور پلاننگ میں ہوتا ہے اسے پتہ بھی نہیں اس کا پتا کٹ چکا ہے۔

آدمی شادی بیاہ کی تیاریوں میں لگا ہوا ہے، دھوم دھام سے اس کے انتظامات کرتا ہے اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں آچکا ہے۔

آدمی حج کی تیاری میں لگا ہوا ہے، حج کے لئے ساری کوششیں کر رہا ہے، اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں آچکا ہے۔

اسی لئے اس رات کو عبادت کے ساتھ، ذکر الٰہی اور طاعات کے ساتھ گذارنے کی ترغیب دی گئی۔

حضرت عائشہؓ حضورؐ سے پوچھا کہ اللہ کے نبیؐ!

آپؐ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے ہیں، اس کی کیا وجہ؟

حضورؐ نے فرمایا

اس رات میں سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست فرشتوں کے حوالہ کیجاتی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری وفات کا نوشتہ جس وقت لکھا جائے تو میں روزے کی حالت میں رہوں۔

اس سے اشارۃً یہ بات نکلتی ہے کہ جس شخص کا نوشتہ وفات ایسے وقت میں لکھا جائے کہ وہ کسی اچھے اور نیک کام اور عبادت میں لگا ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے کرم سے قوی امید ہے کہ اس کی موت بھی اچھی حالت میں ہوگی، اس کو خاتمہ بالخیر کی دولت نصیب ہوگی انشاء اللہ (فضائل الایام والشہور)

وفیھا ترفع اعمالھم

اس رات میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، یعنی اس سال میں جو بھی اعمال نیک و بد بندے سے سرزد ہوں گے وہ اسی رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں جو ہر روز صادر ہونے کے بعد بارگاہ رب العزت میں اٹھائے جائیں گے۔

رزق کی تقسیم کی رات

آگے فرمایا **وفیھا تنزل ارزاقھم**

اس رات میں بندوں کے رزق اتارے جاتے ہیں،

ہر آدمی کے مقدر میں جو رزق ہے وہ تو اس کے پیدا ہونے سے کئی ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے طے کر دیا تھا کہ موت تک اس کو کتنی روزی ملے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة، قال وکان عرشة علی الماء (مشکوۃ)

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیریں آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا اس وقت اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

ایک حدیث میں ہے رحم مادر میں جب شکل وصورت بن جاتی ہے تو اس میں روح کے پھونکنے سے پہلے فرشتہ چار چیزیں لکھ دیتا ہے، اس کا عمل، اس کی موت، اس کا رزق، اور یہ کہ یہ بندہ نیک بخت ہے یا بد بخت۔

اس رات میں لوح محفوظ کے اس دفتر سے سال بھر ا رزق کا بجٹ متعلقہ فرشتوں کو دیا جاتا ہے کہ میرے ان بندوں کو اگلے سال میں اتنا رزق دیا جائیگا۔

گویا اس رات میں سال بھر کا بجٹ پاس ہوتا ہے۔

سال بھر کے بجٹ کی منظوری کی رات

دنیا بھر کی حکومتوں میں یہ دستور ہے کہ وہ اپنے وسائل اور پالیسی کے مطابق آمدنی اور اخراجات کا بجٹ ایک سال پہلے ہی تیار کر لیتی ہیں۔

یہ بجٹ اپنی حکومت کے اغراض و مقاصد کا آئینہ دار بھی ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ آنے والے سال میں ترقی کی کن کن منازل کو طے کرنا ہے۔

بالکل ایسے ہی اس رات میں ہر سال کائنات کا پیدا کرنے والا اپنی پھیلی ہوئی دنیا کی مملکت کے بجٹ کا اعلان کرتا ہے، یہ بجٹ زندگی کے ہر زاوئے پر محیط ہوتا ہے۔

شعبان کی پندرھویں رات میں عالم بالا میں علیم وخبیر دانا ومدبر کے حکم کے مطابق دنیا والوں کے لئے جو روز اول میں فیصلے کئے گئے تھے، جو لوح محفوظ کے دفتر میں محفوظ ہیں، ان میں سے ایک سال کا جامع بجٹ قضا وقدر کے کارکن یعنی خاص مقرب فرشتے جن پر اللہ تعالیٰ نے نظام کائنات کی ذمہ داریاں ڈالی ہیں حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام کے حوالہ کیا جاتا ہے، پھر سال بھر تک وہی کچھ ہوتا ہے جو ان کو پیش کیا جاتا ہے۔

(مسائل شب برأت)

درخواست کی پیشی کا وقت

آپ جانتے ہیں یا سنا ہوگا کہ جن دنوں بجٹ تیار ہور ہا ہوتا ہے، ملک کے متعلقہ طبقے اپنے اپنے مطالبات اور درخواستیں حکومت تک پہنچانے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے حاضر ہوکر استدعا کرتے ہیں .... اسی طرح جب کائنات کا پیدا کرنے والا اپنا بجٹ تیار کرتا ہے تو اس کے بندے اس کے سامنے اپنی ضروریات اور اپنی آرزوؤں کو پیش کرتے ہیں، آہ وزاری کرتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں .... اور جس طرح حکومتیں اپنے عوام کے مطالبات کو ملحوظ رکھ کر بجٹ میں ترمیم کرلیتی ہیں .... اسی طرح رب العالمین اپنے بندوں کی دعاؤں کوسن کر اپنے بجٹ میں ترمیم فرمالیتے ہیں۔ (مسائل شب برأت)

یہ تو ایک سمجھنے سمجھانے کے لئے ہے ورنہ دنیا کی ان حکومتوں اور مملکتوں کا اس رب العالمین کی ارضی وسماوی حکومت سے کیا واسطہ ہے، دنیا میں سب کے سب عاجز ومحتاج بندے ہیں، وہ غنی ہے بے نیاز ہے۔

انتم الفقراء واللہ ھو الغنی

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس رات میں اعمال کی متوجہ کیا

فقوموا لیلھا وصوموا یومھا

کہ اس رات میں عبادت کرو، اپنے خالق کو مناؤ اور اسکے بعد والے دن میں روزہ رکھو۔

وقت اب بھی باقی ہے

تاکہ وہ خالق کائنات خوش ہو جائے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں پر بڑے خوش ہوتے ہیں۔

زندگی کی کتنی راتیں ہم نے غفلت میں اور نافرمانیوں میں گذار دیں، زندگی کے کتنے دن ہم نے اس کے احکامات توڑتے ہوئے گذار دیئے، اپنی جانوں پر ظلم کرنے میں ہم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، اپنے ہاتھوں اپنے پیروں پر کلہاڑیاں ماری ہیں، لیکن پھر بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، بڑے دربار میں آچکے ہیں، وہ بڑا کریم ہے، بڑا اقدردان ہے۔

بندہ جب ایک بالشت لپکتا ہے تو وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے اور بندہ جب ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو وہ ہاتھ بڑھتا ہے۔

اتانی یمشی اتیته هرولة

بندہ جب چل کر اس کے پاس آتا ہے تو اس کی رحمتیں دوڑ کر بندہ کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔

یہ رات غفلت وخرافات کی نہیں ہے

خدارا ہم اس رات کو کھیل نہ بنائیں، یہ رات اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی رات ہے اللہ سے گڑگڑا کر ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی کی رات ہے، یہ رات آتش بازی کی نہیں ہے، یہ رات حلوہ اور مٹھائی پکانے کی نہیں ہے۔

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے، وہ اس رات میں امت کو کہاں کہاں مشغول کر دیتا ہے، خدا کی رحمتوں سے دور کر دیتا ہے، خدا کی لعنت اور غضب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

یہ کتنی بڑی ناقدری ہے، ناسپاسی ہے کہ اللہ کی رحمت شروع رات سے ہی ہماری طرف متوجہ ہو، وہ لپک کہ ہمیں اپنی آغوش میں لینے کے درپے ہو............اور ہم غفلت میں اور میٹھی نیند میں بڑے ہوں، ....اور اس سے بڑا غضب کہ ہم لہو ولعب میں اور آتش بازی میں پڑے ہیں۔

آتش بازی کرنے والے اپنے عمل سے یہ ثبوت دے رہے ہیں ......کہ آسمانوں سے تو خدا کی رحمت زمین پر آتی ہے تاکہ ان کے گناہ معاف کر کے انہیں اپنا محبوب بنالیں ....مگر بندے ہیں کہ آگ کے شعلے آسمانوں کی طرف چھوڑ رہے ہیں تاکہ رحمت خداوندی متوجہ نہ ہو سکے، اور لوگوں پر گناہوں کا بوجھ جوں کا توں باقی رہے............استغفر اللہ، استغفر اللہ

شب برأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

اس رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو عبادت پر متوجہ کیا، اور خود بھی عبادت کر کے دکھلایا۔

بیہقی کی روایت میں ہے، ماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ پندرھویں شعبان کو حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میری ہی باری تھی، آپؐ نے کپڑے اتارے اور ابھی پورے کپڑے اتارے بھی نہ تھے کہ پھر پہن لئے۔

آپؐ کے اس عمل سے مجھ پر وہی رشک ہوا جو عورتوں کو ہوا کرتا ہے، مجھے یہ شبہ ہوا کہ حضورؐ میری کس سوکن کے یہاں جا رہے ہیں، میں پیچھے پیچھے ہو لی۔

دیکھا کہ آپؐ جنت البقیع میں مرحومین کے لئے استغفار کر رہے ہیں، میں الٹے پاؤں لوٹ کر اپنے کمرے میں آ گئی، میرا سانس پھول رہا تھا، مجھے بڑی ندامت ہوئی کہ میں کس شبہ میں تھی اور حضورؐ کہاں ہیں .... اتنے میں حضورؐ بھی تشریف لے آئے۔

آقا نے فرمایا عائشہ!

کیوں ہانپ رہی ہو؟

میں نے اپنا رشک ظاہر کر دیا

حضورؐ نے فرمایا، عائشہ!

کیا تمہیں خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔

اس کے بعد آپؐ نے کپڑے اتارے، اور کہا عائشہ!

کیا آج رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟

میں نے کہا ہاں! ہاں! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان!

شب برأت میں حضورؐ کی نماز

چنانچہ آپؐ نماز میں کھڑے ہو گئے، اور کیسی نماز؟ اللہ اکبر!

روایت کے الفاظ ہیں

قام رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم من الليل فصلى واطال

السجود حتی ظننت انه قد قبض فلما رئیت ذلک قمت حتی حرکت ابهامه فتحر

رات میں حضور کھڑے ہوئے، لمبی نماز پڑھی پھر لمبا سجدہ کیا، اور اتنا لمبا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں حضورؐ کی روح تو قبض نہیں ہوگئی۔

پس میں کھڑی ہوگئی اور آپ کے پیر کے انگوٹھے پر حرکت دی، اس میں ایک گونہ حرکت محسوس ہوئی تو مجھے اطمینان ہوا۔

یہ تھی میرے آقا کی شب برأت میں نماز

لمبی نماز

لمبا قیام

لمبا سجدہ پھر آپ سجدہ میں کیا پڑھ رہے ہیں

شب برأت میں حضورؐ کی دعا اور گڑگڑانا

فسمعته قول فی سجوده

میں نے سنا، آپؐ سجدہ میں اللہ کے سامنے اس طرح گڑگڑا رہے ہیں اور اس طرح دعا فرما رہے ہیں۔

اعوذ بعفوک من عقابک

اے اللہ! میں تیری پکڑ اور سزا سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں

اعوذ برضاک من سخطک

اور تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں

واعوذ بک منک

اور تجھ سے (یعنی تیری سزا اور پکڑ سے، تیرے عذاب وعقاب سے) تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

جل وجھک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

تیری ذات بزرگ وبرتر ہے، میں تیرے لائق تیری تعریف نہیں کرسکتا، تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے (بیہقی)

آپؐ اللہ کے سامنے سربسجود ہیں، لمبی نماز پڑھ رہے ہیں اور اللہ کے حضور آہ وزاری آپؐ نے امت کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کیا۔

بخشش کی رات میں محرومی

لیکن بزرگو!

بڑی عجیب بات فرمائی حدیث میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللّٰہ تعالیٰ لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ

اللہ تعالیٰ شانہ نصف شعبان کی رات میں یعنی اس رات میں دنیا والوں کی طرف اپنی رحمتوں کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے، اس کا دریائے رحمت جوش میں ہوتا ہے، اس رات میں وہ اپنی تمام مخلوق کی مغفرت کرتا ہے، مگر بڑی ڈرنے کی بات ہے۔

آگے حدیث میں جملہ ہے

الالمشرک اومشاحن (ابن ماجہ)

اس کی مغفرت تمام مخلوق کے لئے عام ہوتی ہے، مگر ایسی عمومی مغفرت کی رات میں بھی شرک کرنے والا اور کینہ اور بغض رکھنے والا محروم ہوتا ہے۔

اس حدیث میں تو ان دو ہی افراد کا تذکرہ ہے، دوسری روایتوں میں اور افراد کا بھی تذکرہ آیا ہے۔

اس رات میں بدقسمت ومحروم

بعض روایتوں میں ہے

رشتہ ناطہ توڑنے والے کو بھی اللہ نہیں بخشتا

بعض روایتوں میں

ازار لٹکانے والوں یعنی ٹخنوں سے نیچے پائجامہ اور لنگی لٹکانے والوں ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں۔

اور ہمیشہ شراب پینے والوں کا بھی تذکرہ ہے

بعض روایتوں میں

زنا کرنے والوں

ظلم کے ساتھ محصول لینے والوں

جادو کرنے والوں

کاہن یعنی غیب کی باتیں بتانے والوں

اور باجا بجانے والوں کا بھی ذکر ہے (مسائل شب برأت بحوالہ مظاہر حق)

یہ سب وہ محروم القسمت لوگ ہیں کہ ایک طرف خدا کی رحمت ومغفرت کا دریا

بہہ رہا ہے اس کے باوجود محروم ہیں۔

ہم سب کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ ان میں سے کسی گناہ میں کہیں ہم تو مبتلا نہیں ہے۔

اگر خدانخواستہ ہیں تو آج ہی اس کے دربار می سچی پکی توبہ کر لینا چاہئے اللہ تعالیٰ اس مبارک رات کی صحیح برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مؤلف کی دیگر مفید کتابیں

اسلاف کی طالب علمانہ زندگی

اور

اصول وآداب کی مثالی رعایت

طالب علمانہ زندگی کے لئے وہ زریں اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر طلبہ حقیقی علم کی دولت سے بہرہ ور ہوسکتے ہیں۔ نیز ان اصول وآداب کے ساتھ ہمارے اسلاف واکابر کے واقعاتی نمونے بھی درج ہیں۔

اگر مدارس اسلامیہ کے طلبہ اس کو اپنا رہنما بنائیں تو ان کے علم میں چار چاند لگ جائیں گے، علم میں برکت بھی ہوگی اور ان کا فیض عام وتام ہوگا۔

کتاب طلبہ، علماء اور اہل مدارس کے لئے نادر تحفہ ہے، خوشنما ٹائٹل اور عمدہ طباعت کے ساتھ اس کا چوتھا ایڈیشن ہے۔

خطبات دعوت (جلد اول)

بیانات حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب

مختلف مواقع پر کئے گئے حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب (دامت برکاتہم کے دعوتی،تبلیغی بیانات کو جمع کیا گیا ہے۔

دعوت کے حلقہ میں حضرت مولانا کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔

حضرت مولانا کے بیانات دردانگیز،رقت آمیز اورشعلہ بار ہوتے ہیں، جاننے والے جانتے ہیں کہ آپ کے بیان میں مجمع کتنا ہمہ تن گوش ہوتا ہےاور مجمع پر کیا کیفیت طاری رہتی ہے، کتاب عوام وخواص کیلئے یکساں مفید ہے۔

آسان حج

حج عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ کونہایت آسان اور پریکٹیکل انداز میں بیان کیا گیا ہے، خصوصیت اس کتاب کی یہ ہے کہ حج کے اعمال وارکان کو درجہ بدرجہ (STAP BY STAP) بیان کیا گیا ہے کہ حاجی کو ہرایک عمل کے بعددوسرا عمل کیا کرنا ہے،اس سے کتاب نہ صرف آسان ہوگئی بلکہ گائیڈ کا کام بھی کریگی انشاءاللہ

محبت رسول

نقل وعقل کی روشنی میں

اس کتاب میں محبت رسول کے اسباب کوتفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے،

ایک مومن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا کس درجہ مطالبہ ہے اس کو واضح کر کے جملہ اسباب محبت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت واکملیت کو دلالۃً وبدایۃً ثابت کیا گیا ہے،

اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت نہ صرف نقل کی رو سے ہے بلکہ عقلی طور پر بھی ثابت ہے۔

نیز اس میں جانثاران وشیدائیان رسول کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے واقعات بھی درج ہیں، خوشنما ٹائٹل اور عمدہ طباعت کے ساتھ

(۵) عیدالفطر کا پیغام امت مسلمہ کے نام

عیدالفطر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر وہ عظیم خوشی کا دن ہے جس کی خوشیوں میں اس امت کے ساتھ آسمانی فرشتے بھی شریک رہتے ہیں بلکہ اس مبارک دن کے لئے آسمانی نظام حرکت میں ہوتا ہے اور آسمان دنیا سے ملا اعلیٰ تک میں ہچل مچی ہوتی ہے۔

لیکن ....ایک طرف جہاں یہ خوشی اور انعام کا دن ہے......وہیں یہ عید کا دن اس امت کو بڑا پیغام بھی دے رہا ہے۔

اس کتابچہ میں جو دراصل ایک مفصل بیان ہے اسی سلسلہ کی تفصیلی وضاحت ہے۔

(۶) ضیاء البرہان فی شرح خلاصۃ البیان

''خلاصۃ البیان'' فی تجوید پر حضرت مولانا قاری ضیاء الدین احمد صاحب کی

بڑی اہم مختصر اور جامع کتاب ہے، جو سند حفص کے لئے معیار ہے، ہندوستان کے تقریباً تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔

اس مختصر اور جامع کتاب کی بڑے سلیس انداز میں اور عمدہ پیرایہ میں حضرت مولانا قاری ہارون رشید صاحب صاحب بھاگلوی (پالنپوری) دام مجدہٗ نے شرح فرمائی ہے نیز مشکل الفاظ کی لغوی اور نحوی تحقیق بھی کی ہے، شرح فن کے علماء اور طلبہ کی بصیرت کے لئے انشاء اللہ مہمیز کا کام کریگی خوشنما ٹائٹل اور عمدہ طباعت کے ساتھ

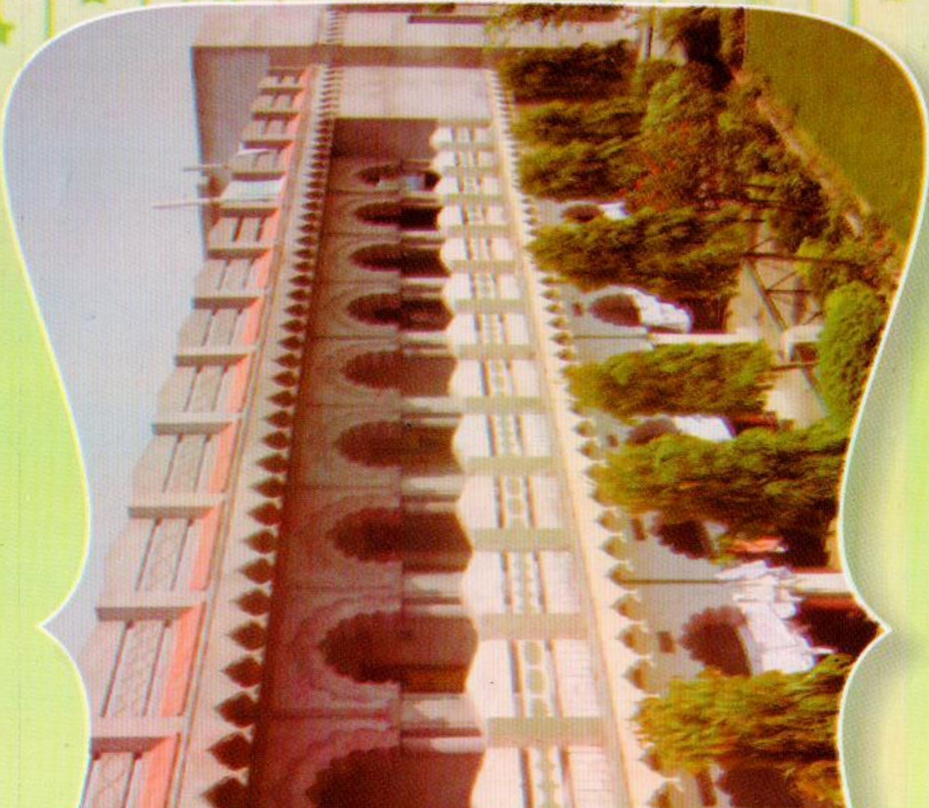

DAR-UL-ULOOM IMDADIA

Mohalla Garhi, Yamuna Nagar (H.R.) India

Designing: M. UsMaN 9358144141